احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | منگل: ۱۱- رجب ۱۴۱۳ھ، ۵- صلح ۱۳۷۲ ہش، ۵- جنوری ۱۹۹۳ء | نمبر ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کو چاہیئے کہ اپنے معاش کے طریق میں پہلے ہی کفایت شعاری مدِّ نظر رکھے۔ تاکہ سُودی قرضہ اٹھانے کی نوبت نہ آئے جس سے سود اصل سے بڑھ جاتا ہے۔ ابھی کل ایک شخص کا خط آیا تھا کہ ہزار روپیہ دے چکا ہوں ابھی پانچ چھ سَو باقی ہے۔ پھر مصیبت یہ ہے کہ عدالتیں بھی ڈگری دے دیتی ہیں مگر اس میں عدالتوں کا کیا گناہ جب اس کا اقرار موجود ہے تو گویا اس کے یہ معنے ہیں کہ سُود دینے پر راضی ہے۔ پس وہاں سے ڈگری جاری ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ بہتر تھا کہ (یہ لوگ) اتفاق کرتے اور کوئی فنڈ جمع کر کے تجارتی طور سے اسے فروغ دیتے تاکہ کسی بھائی کو سُود پر قرضہ لینے کی حاجت نہ ہوتی بلکہ اسی مجلس سے ہر صاحبِ ضرورت اپنی حاجت روائی کر لیتا اور میعاد مقررہ پر واپس دے دیتا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۳۵)

عبادت میں دوام اختیار کرو

اگر تم دنیا میں دوام چاہتے ہو تو عبادت کی حفاظت کرو۔ اگر تم امن اور سکون کے لئے دوام چاہتے ہو تو عبادت میں دوام اختیار کرو۔ اگر تم آسمانی حوادث سے محفوظ رہنا چاہتے ہو اور دکھوں اور مصیبتوں سے امن میں آنا چاہتے ہو تو عبادت کو اس کی شرائط کے ساتھ بجا لاؤ تاکہ عبادت تمہارے لئے محافظ بن جائے۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز)

رسمیں بیہودہ چیزیں ہیں ان سے اپنے آپ کو آزاد کرائیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"مجھے بارہا بڑے دکھ کی ایسی چٹھیاں ملتی ہیں اور پھر جھگڑوں کے وقت فریقین کے مطالبوں کے ساتھ بھی مجھے علم ہو جاتا ہے کہ کیا کیا بے ہودہ حرکتیں پہلے ہو چکی ہیں۔ نکاح کے آغاز اور رخصتانہ سے پہلے جو بدنیتیں آپ کے اعمال میں داخل ہو چکی ہوتی ہیں وہ بالآخر کسی نہ کسی وقت دکھ کا موجب بنتی ہیں۔ آخر پہ جب اموال کی علیحدگی کے وقت تقسیمیں ہو رہی ہوتی ہیں تو پھر یہ سارے جھگڑے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں کہ فلاں نے تو یہ دیا تھا اور فلاں نے وہ دیا تھا اور فلاں سے یہ لیا گیا تھا اور پھر واپس نہیں کیا گیا۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس سے پھر اگلا مرحلہ بھی تباہ ہونے لگتا ہے۔ ایسے لوگ دوسروں سے قرض لیتے ہیں اور پھر واپس نہیں کر سکتے۔ ایسی مثالیں بھی سامنے آتی ہیں کہ لوگوں سے دکھاوے کی خاطر زیور مانگ کر لئے اور جب وہ اپنی بیٹی سے واپس لے جانے لگے تو دوسروں نے دخل دیا۔ انہوں نے کہا۔ اب کہاں لے جا رہے ہو۔ اب تو یہ ہمارے قابو آگیا ہے۔ یہ تو یک طرفہ رستہ ہے واپسی کا کوئی سوار نہیں ہے۔ اور پھر اس پر بڑے بڑے سخت جھگڑے چلے ہیں کہ انہوں نے اپنی بچی کو فلاں زیور دیئے تھے اور اب یہ واپس لے جانے لگے تھے۔ ہم نے پکڑ لیا ہم نہیں جانے دیں گے۔ ان کا کیا حق ہے۔ حالانکہ بعد میں پتہ چلا کہ وہ محض دکھاوے اور نام و نمود کی خاطر مانگے ہوئے زیور تھے۔

پس یہ ساری وہ رسمیں ہیں جن کے خلاف ہمیں جہاد کرنا ہے اور جماعت کو ان بوجھوں سے آزاد کرنا ہے ورنہ بہت سے جھگڑے بھی چل پڑیں گے۔ رسمیں اپنی ذات میں بھی بے ہودہ چیزیں ہیں اور آپ کو ان سے آزاد کروانا آپ کی اپنی بھلائی میں ہے لیکن اس کے نتیجہ میں پھر اور جو بداثرات پیدا ہوتے ہیں اس سے سوسائٹی پھٹ جاتی ہے۔ اختلافات بڑھ جاتے ہیں۔ نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔ دنیا داری بڑھ جاتی ہے۔ روحانیت کو بڑا شدید نقصان پہنچتا ہے۔ ایک دوسرے کے بعد پے در پے رونما ہونے والے نتائج ہیں جو اپنے بداثرات میں آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے رسموں کو معمولی نہ سمجھیں۔ اگر آپ ان سے صرفِ نظر کریں گے تو یہ بڑھ کر آپ پر قابو پا جائیں گی۔ پھر یہ پیر تسمہ پا بن جائیں گی کہ

باقی صفحہ پر

بیلوروس میں میڈیکل کی تعلیم

ایسے طلباء جو میڈیکل کے شعبہ میں داخلہ لینے کے خواہشمند ہوں ان کی رہنمائی کے لئے تحریر ہے کہ سابقہ روس کی ریاست بیلوروس کے شہر گرڈونا میں داخلہ کے مواقع موجود ہیں۔ آپ درج ذیل پتہ پر یونیورسٹی سے براہ راست رابطہ کر سکتے ہیں۔

STATE YANKA KUPALA
UNIVERSITY OF GRODNO
OZHESHRO ST: 22,
230023 GRODNO
REPUBLIC BYELARUS
FAX : (0152) 44-84-61

اس یونیورسٹی میں اندازاً سالانہ اخراجات ۲ ہزار امریکن ڈالرز (میڈیکل ٹریننگ بشمول ٹیوشن فیس و رہائش) ہوں گے۔ کھانے کے اخراجات اس کے علاوہ ہوں گے۔ مزید معلومات کے کیلئے وکالت تبشیر ربوہ سے رابطہ فرمائیں۔

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید لکھتے ہیں:۔

لاہور کے ایک بزرگ دوست محترم ڈاکٹر عبد الجلیل کی بیٹی عزیزہ نفیسہ رشید مختلف عوارض کے باعث صاحب فراش ہیں۔ قارئین کرام سے ان کی جلد شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ان کا ایک عزیز بچہ سی ایم ایچ راولپنڈی میں گردوں کی تکلیف کے باعث زیرِ علاج ہے۔ اس بچے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

عطیۂ خون خدمت بھی ہے عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۵ ۔ صلح ۱۳۷۲ ہش ۵ ۔ جنوری ۱۹۹۳ء

مشعلِ راہ

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے فرماتے ہیں:۔

(۱) اعلیٰ درجے کی خوشی خدا میں ملتی ہے جس سے پرے کوئی خوشی نہیں ۔

(۲) جنت پوشیدہ کو کہتے ہیں اور جنت کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے اصل جنت خدا ہے ۔

(۳) انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے ۔

(۴) جیسے اللہ تعالیٰ باوجود آشکارا ہونے کے مخفی اور نہاں در نہاں ہے اور اس لئے الغیب بھی اس کا نام ہے اسی طرح پر ایمان بالغیب بھی ایک چیز ہے جو گو مخفی ہوتا ہے مگر عامل کی عملی حالت سے ظاہر ہو جاتا ہے ۔

(۵) انگریزی اور مغربی قومیں دنیا کی تلاش اور خواہش میں لگی ہوئی ہیں ۔ ابتدا میں ایک موہوم اور خیالی اُمید پر کام شروع کرتے ہیں ۔ سینکڑوں جانیں ضائع ہوتی ہیں ہزاروں لاکھوں روپے برباد ہوتے ہیں آخر ایک بات پا ہی لیتے ہیں ۔ پھر کس قدر افسوس اور تعجب ان پر ہے جو کہتے ہیں خدا نہیں مل سکتا ۔ کس نے مجاہدہ اور سعی کی اور خدا کو نہیں پایا؟

(۶) رحمانی کمال کے آدمی آسمان پر ایک شہرت اور عزت پاتے ہیں اسی طرح شیطانی کمال کے آدمی شیاطین کی ذریت میں شہرت رکھتے ہیں

(۷) شیطان جھوٹ، ظلم، جذبات، حول، طول، امل، ریا اور تکبر کی طرف بلاتا ہے اور دعوت کرتا ہے اس کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ، صبر، محویت فنا فی اللہ، اخلاص، ایمان، فلاح ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی دعوتیں ہیں ۔

(۸) یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ تمام انسان نمونہ کے محتاج ہیں اور وہ نمونہ انبیاء علیہم السلام کا وجود ہوتا ہے ۔

(۹) زندگانی کی زیادہ خواہش اکثر گناہوں اور کمزوریوں کی جڑھ ہے ۔

(۱۰) یاد رکھو یورپی فلسفہ ضلالت سے بھرا ہوا ہے ۔ یہ انسان کو ہلاکت کی طرف بلاتا ہے ۔

تیرے سر پر بھی یہی اندھی بلا منڈلائے گی
ظلم کی تاریخ اپنے آپ کو دہرائے گی
مَیں تو بیکس ہوں مگر میرا خدا ہے پُشت پر
"غیر کیا جانے کہ غیرت اسکی کیا دکھلائے گی"

ابو الاقبال

○

غیر نے جب بھی کہا ہے "لو گئے"
ہم بکھر کر پھر اکٹھے ہو گئے

گُم ہوئے ہم تو ملا ہے رُوٹھے دوست
ہمسفر ہو کے مگر وہ کھو گئے

دامنِ دل گو ملوّث ہو گیا
رُوح کے جامے کو آنسو دھو گئے

راگ تھا بیدار رکھنے کے لئے
کیا ہوا کیوں سُننے والے سو گئے

رات دن کاٹا کریں گے فصلِ نَو
جانے والے بیج ایسے بو گئے

دیپ بن کر جل پڑی ہے چشمِ تر
جو شرارے تھے وہ شعلے ہو گئے

شورِ دریا الامان و الحذر
میرے نعرے ساحلوں پر کھو گئے

پاؤں کیا، چھلنی ہوئے ہیں انکے دل
جو مری راہوں میں کانٹے بو گئے

دوستی کر لی ہے اب طوفان سے
اب تھپیڑے بھی ہمارے ہو گئے

ہر نفس ہے ان کا اب آتش پرست
بجلیوں کی گود میں جو سو گئے

معجزہ ہے یہ قناعت کا نسیم
سیپ ہاتھ آئے تو موتی ہو گئے

نسیم سیفی

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی

تلقینِ عمل

نوجوانوں کو سچ بولنے کی عادت ڈالو اور خدام الاحمدیہ کے ہر ممبر سے یہ اقرار لو کہ وہ سچ بولے گا۔ اگر وہ کسی وقت سچ نہ بولے تو تم خود اسے سزا دو۔ میں نے بارہا جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ یہ طوعی نظام ہے اور طوعی نظام والے کو سزا دینے کا بھی اختیار ہوتا ہے۔ پس اگر تم سزا دو تو تمہیں کوئی قانون اس سے نہیں روک سکتا۔ قانون تمہیں اس بات سے روکتا ہے کہ تم جبراً کسی کو سزا دو لیکن جو شخص آپ ایک نظام میں شامل ہوتا اور آپ کہتا ہے کہ مجھے بے شک سزا دے لو۔ اسے سزا دینے میں کوئی قانون روک نہیں۔ بے شک بعض قسم کی سزائیں ایسی ہیں جنہیں قانون نے روک دیا ہے مثلاً قتل ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے بھی کہے کہ مجھے قتل کر دو تو دوسرا شخص اسے قتل نہیں کر سکتا۔

یہ صرف حکومت ہی کا کام ہے کہ وہ مجرم کو قتل کی سزا دے۔ لیکن اس سے اتر کر جو معمولی سزائیں ہیں وہ طوعی نظام میں دی جاسکتی ہیں۔ مدرس روز لڑکوں کو پیٹتے ہیں مگر کوئی قانون انہیں اس سے نہیں روکتا۔ اسلئے کہ طالب علم اپنی مرضی سے سکول جاتا اور وہ اپنی مرضی سے ایک نظام کا اپنے آپ کو پابند بناتا ہے۔ پس جب وہ اپنی مرضی اور خوشی سے ایک نظام کو قبول کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ سزا کو بھی برداشت کرے۔ پس تم اپنے اندر ایسی شخص کو شامل کرو جو تمہارے نظام کی پابندی کرنے کے لئے تیار ہو۔ اور جب کوئی شخص اس اقرار کے بعد تمہارے نظام میں شریک ہوتا ہے اور پھر کسی عہد کی خلاف ورزی کرتا ہے تو تمہارا اختیار ہے کہ تم اسے سزا دو۔ پس اگر کوئی جھوٹ بولے تو تم خود اسے سزا دو۔ جس طرح مرغی اپنے بچوں کی حفاظت کرتی ہے اسی طرح تم سچائی کی حفاظت کرو۔ مرغی کس قدر کمزور جانور ہے لیکن جب اس کے بچوں پر کوئی بلی یا کتا حملہ کر دے تو وہ بلی اور کتوں کا بھی مقابلہ کر لیتی ہے۔ پس جس طرح وہ اپنے بچوں کی حفاظت کرتی ہے اسی طرح تم سچ کی حفاظت کرو۔ اور کوشش کرو کہ تمہارا ہر ممبر سچا ہو اور سچائی میں تمہارا نام اس قدر روشن ہو جائے کہ خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا ہی اس بات کی ضمانت ہو کہ کہنے والے نے جو کچھ کہا ہے وہ صحیح ہے۔ اور جب بھی لوگ ایسے شخص کے منہ سے کوئی روایت سنیں وہ کہیں کہ یہ روایت غلط نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کا بیان کرنے والا خدام الاحمدیہ کا ممبر ہے۔ جب تم اس مقام کو حاصل کر لو گے تو تمہاری دعوت الی اللہ کا اثر اتنا وسیع ہو جائے گا کہ اسکی کوئی حد ہی نہیں۔ اور تم ہزاروں عیوب قوم میں سے دور کرنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ پس دیانت اور سچائی کو خاص طور پر اخلاق فاضلہ میں سے چن لو۔ اور بھی بہت سے ضروری اخلاق ہیں مگر ان دو اخلاق کو میں نے خصوصیت کے ساتھ چنا ہے۔ ان کو ہمیشہ اپنے مدنظر رکھو اور ان کے علاوہ بھی جسقدر نیک اخلاق ہیں وہ اپنے اندر پیدا کرو مثلاً اعلیٰ اخلاق میں سے ایک ظلم نہ کرنا ہے مگر چونکہ خدام الاحمدیہ کے اساسی اصول میں خدمتِ خلق بھی شامل ہے۔ اس لئے میں نے علیحدہ اسکو بیان نہیں کیا۔ کیونکہ وہ شخص جس کا فرض یہ ہو کہ وہ دوسروں کی خدمت کرے وہ کسی پر ظلم نہیں کر سکتا۔ پس میں نے اسکو اسی لئے چھوڑ دیا ہے کہ یہ بات تمہارے نام اور تمہارے اساسی اصول کے اندر شامل ہے۔ لیکن بہرحال جس قدر اچھے اخلاق ہیں وہ اپنے اندر پیدا کرو۔ انسان اگر تلاش کرے تو اسے بیسیوں اخلاق معلوم ہو سکتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ دو اہم اخلاق ہیں جن کا اپنے اندر پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ ایک دیانت اور دوسرا سچ۔ ان کے علاوہ ایک اور بھی اہم خلق ہے۔ مگر اس کا ذکر اللہ نے چاہا تو پھر کروں گا۔ بہرحال اخلاقِ فاضلہ میں سے سچ اور دیانت کو اپنے اندر پیدا کرنے کی خاص طور پر کوشش کرو۔ اگر تم ان دو اخلاق کو جماعت کے اندر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو تم جماعت کی اتنی بڑی خدمت کرتے ہو کہ اسکی قیمت کوئی انسان نہیں لگا سکتا۔ صرف اللہ تعالےٰ کی ذات ہی جو عالم الغیب ہے اور جو وسیع سے وسیع گہرائیوں کو ناپ سکتی ہے تمہاری اس خدمت کا اندازہ لگا سکتی اور تمہیں بڑے سے بڑا بدلہ دے سکتی ہے۔

(خطبہ فرمودہ ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء)

اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے تو غریبوں کی مدد کیجئے۔

ہماری تاریخ

حضرت مولوی شیر علی صاحب جماعت احمدیہ کے بزرگان اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خدام میں ایک بلند مرتبہ رکھتے تھے۔ آپ اپنی نیکی تقوئ بےنفسی اور سادگی میں ساری جماعت میں معروف و مشہور ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آپ کو صدر انجمن احمدیہ کا ممبر بھی مقرر فرمایا تھا۔ آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک عرصہ تک مدرس کے فرائض انجام دیتے رہے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت الثانی کے استاد بھی رہے۔ آپ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی علمی کاوشوں کو جیسا پایا وہ مندرجہ ذیل الفاظ سے ظاہر ہے۔

"ان پاک جذبات میں سے جنہوں نے ابتداء سے آپ کے اندر نشوونما پائی ایک جذبہ دعوت الی اللہ تھا۔ اور ساتھ ہی اس کے یہ امنگ کہ نہ صرف خود اس کام میں حصہ لیں بلکہ دوسروں کو بھی اس خدمت کے لئے تیار کریں۔ جس طرح ایک ملک کے خیر خواہ اور قوم کے بہی خواہ لیڈر میں یہ تڑپ ہوتی ہے کہ اپنی گری ہوئی قوم کو ترقی کے اعلیٰ مقام پر پہنچانے کے لئے اور اپنے دشمنوں سے گھرے ہوئے ملک کو حملہ آوروں کی دست برد سے محفوظ رکھنے کے لئے اور اپنے ہاتھ سے نکلے ہوئے علاقے کو دوبارہ فتح کرنے کے لئے اور دنیا میں اپنی قوم کی حکومت کو مستحکم اور مضبوط کرنے کے لئے ایک فوج تیار کرے اور اس فوج میں اپنی قوم کے نوجوانوں کو بھرتی ہونے کے لئے تحریک کرے۔ اور بھرتی ہونے والوں کو قواعد جنگ کی تعلیم دے اور ان کو ضروری اسلحہ سے مسلح کرے۔ یہی جذبہ لڑکپن کے زمانہ میں آپ کے سینہ میں موجزن تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنی اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں ہی حضور (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) سے اجازت حاصل کر کے ایک رسالہ جاری کیا جس کا نام حضور نے آپ کے دلی خیالات کی ترجمانی کرتے ہوئے اور ان اغراض و مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے جن کے ماتحت آپ نے اس رسالہ کے اجراء کا ارادہ فرمایا تھا۔ تشحیذ الاذہان رکھا یعنی ایسا رسالہ جس میں مضمون نویسی کی مشق کر کے سلسلہ کے نوجوان اپنی علمی طاقتوں اور اپنے ذہنوں کو تیز کریں اور آپ نے اس رسالہ کے متعلق ایک انجمن قائم کی جس کے سپرد اس رسالہ کا انتظام اور اس کی ترقی کے لئے کوشش کرنا اور نوجوانوں میں مضمون نویسی اور علمی ترقی کی رغبت پیدا کرنا تھا۔ اور آپ ہر ایک ذریعہ سے کوشش کرتے تھے کہ کثرت سے لوگ اس تحریک میں شریک ہوں۔

رسالہ کے علاوہ آپ نے انجمن تشحیذ الاذہان کے زیر اہتمام ایک مجلس بھی قائم کی جس کا نام مجلس ارشاد تھا۔ اور اس سے آپ کی غرض یہ تھی کہ (دعوت الی اللہ) فوج میں بھرتی ہونے والے نوجوان دینِ حق کے جدال کے لئے اس دوسرے ہتھیار کو بھی چلانے میں مشاق ہوں۔ جس کا نام تقریر ہے۔ یعنی وہ تحریر اور تقریر دونوں ہتھیاروں سے حفاظت دینِ حق اور اشاعت دینِ حق کی لڑائیاں لڑنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ پھر چونکہ آپ کی خواہشات کی جولان گاہ صرف ہندوستان نہ تھا بلکہ آپ تمام دنیا کو دینِ حق کے لئے فتح کرنا چاہتے تھے۔ اور آپ کی اس نوجوانی کے زمانے میں یہ آرزو تھی کہ روئے زمین کے شرق و غرب میں دینِ حق کا جھنڈا لہراتا ہوا دکھائی دے اس لئے آپ نے مجلس ارشاد کے اجلاس دو حصوں میں تقسیم کر دیئے ایک اردو اور ایک انگریزی۔۔۔۔ یہ کوششیں اگرچہ آپ کی عمر اور قادیان کے حالات کے لحاظ سے چھوٹے پیمانہ پر تھیں لیکن ان سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ نوجوانی کے زمانہ میں ہی آپ کے دل کے اندر کیا کیا ابال اٹھتے تھے اور کھیل کود کے زمانہ میں آپ کے سینہ کے اندر کس بات کی تڑپ تھی۔

پھر جوں جوں آپ کی عمر بڑھتی گئی آپ کے کام کا دائرہ بھی زیادہ وسیع ہوتا گیا۔ آپ نے لڑکپن کے زمانہ میں سلسلہ کے نوجوانوں کو دینِ حق کی قلمی اور لسانی خدمت کے لئے تیار کرنے کی غرض سے رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کیا تھا۔ اور مجلس ارشاد کی

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون ۔ سین

بوسنیا کے مسلمان

برطانیہ کے وزیر اعظم جان میجر نے اچانک بوسنیا کا دورہ کیا۔ آپ اپنی فوج کے ان دستوں سے ملنا چاہتے تھے جو اقوام متحدہ کی طرف سے خوراک وغیرہ کی امداد پہنچانے پر متعین ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دورہ خاصا خفیہ رکھا گیا۔ اس کا اصل مقصد یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ برطانیہ کی فوج کے دستوں کا حوصلہ بڑھانا چاہتے تھے جو نہایت مشکل حالات میں اپنے گھر سے باہر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ خاص طور پر کرسمس کے موقعہ پر گھر سے باہر ہونے کی وجہ سے ان کا حوصلہ بڑھانے کی ضرورت پیش آئی۔ مسٹر میجر کروشیا سے ہوتے ہوئے اگلی سرحدوں پہ پہنچ گئے اور وہاں آپ نے برطانوی فوجی دستے کی تعریف کی کہ وہ کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ ایک اخبار نے مسٹر میجر کے دورے کی وجہ سے عالم اسلام کے خلاف لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ بوسنیا کے مسلمانوں کی کسی طرح بھی مدد نہیں کر پائے۔ بوسنیا کے ٹرپ پر جانے سے پہلے بھی اخبار دی ٹائمز نے اس بات کا اندازہ لگاتے ہوئے کہ وہ وہاں جائیں گے کہا کہ یہ ایک بہت اچھا مسیحی کردار ادا کرنے والی بات ہے۔ اگرچہ یہ برطانیہ کے عیسائی فوجیوں ہی کے لئے تھا۔ لیکن بہرحال چونکہ یہ فوجی مسلمانوں کے لئے وہاں متعین ہیں اس لئے اس اخبار نے اس کی خاص طور پر تعریف کی۔ دی ٹائمز نے اپنے اداریہ میں طنز کرتے ہوئے کہا کہ وہ بلقان کے جنگی علاقے سے قریب ہونے کے باوجود کیوں کچھ نہیں کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی سعودی شہزادہ عیسائی رہنماؤں کے کردار سے سبق حاصل کرتے ہوئے بوسنیا میں دیکھا جائے اور یہ پتہ چلے کہ وہاں خوراک لے کر گیا ہے تو یہ امر خاصا قابل تعریف ہوگا۔ دی ٹائمز کے اداریے کے مطابق مسلمانوں کی حالت زار قابل تشویش ہے اور ضرورت اس بات کی ہے کہ عالم اسلام اس سلسلے میں کچھ کرے۔ معلوم یہ ہوتا ہے اداریہ نویس کہتا ہے کہ یہ لوگ ابھی تک سمجھ نہیں پائے کہ مل جل کر کس طرح کام کیا جا سکتا ہے۔

دی ٹائمز نے آئی او سی اسلامک کانفرنس آرگنائزیشن کو بھی ہدف تنقید بنایا ہے۔ کیونکہ وہ ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کر پائی کہ اس سلسلے میں کیا کارروائی کی جائے۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ ان لوگوں کو صرف بندوقیں تھما دینا تو کافی نہیں ہے۔ ایسا کرنے سے جنگ کا پانسہ نہیں پلٹ سکتا مسلمان ملکوں پر اس لئے یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ انہیں بوسنیا کے لوگوں کو گھر مہیا کرنے چاہئیں تھے۔ اور انہیں اپنے ہاں جگہ دینے کے لئے اپنے دل کھلے رکھنے چاہئیں تھے۔

رشدی کے دورے

ایران کے روزنامہ تہران ٹائمز جس کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ وزیر خارجہ کے بہت قریب ہے نے گزشتہ روز کہا کہ اگر فرانس نے ناولسٹ سلمان رشدی کو فرانس آنے کی اجازت دے دی تو ایران اور فرانس کے تعلقات خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ رشدی مختلف ممالک میں جا کر ان سے اپیلیں کر رہا ہے کہ وہ ایران پر دباؤ ڈال کر اس کی موت کا فتویٰ واپس کروا دیں اب تک وہ امریکہ فن لینڈ جرمنی سویڈن اور کینیڈا جا چکا ہے یہ مہم اس نے گزشتہ ستمبر میں شروع کی تھی۔ ایک فرانسیسی ٹیلیویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے اس نے کہا کہ وہ جتنی جلدی ہو سکا فرانس جائے گا۔ اور فرانسیسی حکومت سے اپیل کرے گا کہ وہ ایران پر دباؤ ڈالیں۔ ان دوروں کی وجہ سے رشدی بالکل دیوالیہ ہو چکا ہے اور وہ جانتا ہے کہ یہ ممالک کوشش کریں بھی تو ایران ان کی بات نہیں مانے گا۔ ان میں سے بعض ممالک کے ایران کے ساتھ تعلقات اتنے اچھے نہیں رہے جتنے پہلے تھے۔ اخبار مذکور نے کہا ہے کہ اب یہ دیکھنے والی بات ہے کہ کیا فرانس کی حکومت رشدی کو اپنے ملک آنے دے گی۔ اور اس کی آمد کی وجہ سے ایران کے ساتھ اپنے تعلقات کو خراب ہوتے دیکھنا برداشت کرے گی۔

ملک بدر فلسطینی

بتایا گیا ہے کہ جن ۴۰۰ فلسطینیوں کو اسرائیل سے ملک بدر کیا گیا ہے ان کا دائرہ مزید تنگ کیا جا رہا ہے وہ اس وقت ایسی حالت میں کھلے آسمان کے نیچے پڑے ہیں کہ سردی بھی ہے اور برفباری بھی ہو رہی ہے۔ لبنانی فوج کی اپیل پر لبنانی ریڈ کراس نے آٹھ زخمیوں کو حکومت کے ہسپتالوں میں داخل کروا دیا ہے۔ لیکن چار کو انہوں نے واپس کر دیا۔ اسرائیل نے اس اپیل کو مسترد کر دیا ہے کہ عالمی ریڈ کراس کمیٹی اسرائیل کے ذریعے ان لوگوں کو مدد بھیجے چنانچہ اب اسرائیل بھی ان کا مالک نہیں ہے اور لبنان میں بھی وہ داخل نہیں ہو سکتے اور اگر باہر کی کوئی تنظیم ان کی مدد کرنا چاہتی ہے تو اس کی بھی اجازت نہیں دی جاتی جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ زندگی سے مایوس ہو گئے ہیں لبنان نے انہیں باہر روک رکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ اپنے علاقے کے کسی حصے کو ایسا نہیں بننے دیگی کہ اسرائیلی جب چاہیں فلسطینیوں کو اس علاقے میں دھکیل دیں۔ لبنان نے اس بات کی بھی اجازت نہیں دی کہ اس کے ملک کے رستوں کے ذریعے ان فلسطینیوں کو امداد پہنچائی جا سکے جب یہ پوچھا گیا کہ اگر ان میں سے کوئی ہلاک ہو گیا تو آپ کیا کریں گے تو ان فلسطینیوں نے کہا کہ اب یہی ہماری قسمت ہے۔

پنجابی کانفرنس

مسٹر فخر زمان جو عالمی پنجابی کانفرنس کے چیئرمین ہیں نے کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پنجابیوں کو اپنا تشخص اور اپنی ثقافت محفوظ رکھنے کے لئے یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ جب تک وہ اس بات کو ترجیحی امور پر نہیں سوچیں گے وہ کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ اس موقعہ پر آپ نے کہا کہ پنجاب کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت وہ مایوسی اور مجبوری کی کیفیت میں سے گذر رہا ہے کیونکہ اسکی ثقافتی اقدار زخمی ہو رہی ہیں اور ایسا زیادہ تر مذہبی تعصب کے نتیجہ میں ممکن ہوا ہے۔ وہ خطہ ارض جہاں محبت اور اخوت کے گیت گائے جاتے تھے اب وہاں نفرت کے بیج بوئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسی کانفرنسیں منعقد کرنے کا مقصد یہ ہے کہ پنجابی زبان کو فروغ دیا جائے۔

حکومت پنجاب سے انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ پرائمری تعلیم تک پنجابی کو لازمی قرار دیا جائے۔ ایک بھارتی جو کینیڈا سے آئے ہوئے تھے نے کہا کہ پنجابی دنیا کے کسی بھی حصے میں رہیں ان کا تشخص پنجابی ہی رہتا ہے۔ اور اگرچہ اس زمین کو تقسیم کر دیا گیا ہے یہاں کے رسم و رواج اسی طرح موجود ہیں۔ سابق چیف منسٹر پنجاب حنیف رامے نے کہا کہ صرف مصنفین اور شاعر ہی وہ لوگ نہیں ہیں جو پنجابی کے فروغ کے لئے کام کر سکتے ہیں۔ عوام الناس کو بھی اس سلسلے میں مہم چلانی چاہئے تاکہ وہ پنجاب اسمبلی میں اپنے نمائندوں کو بتا سکیں کہ پنجابی پرائمری تک کتنی ضروری ہے۔ ثروت محی الدین جو ایک مصنف ہیں نے بھی اس موقعہ پر تقریر کی اور پنجابی کی اہمیت کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

بتایا گیا ہے کہ اگرچہ ہندوستان کے ۲۰۰ افراد کو مدعو کیا گیا تھا۔ لیکن ویزہ کی مشکلات کے باعث صرف ایک شخص منجیت راتو اس کانفرنس میں شرکت کر سکے۔

سندھ کی حالت

گزشتہ روز سندھ کے وزیر اعلیٰ سید مظفر حسین شاہ نے اس بات پر زور دیا کہ ملکی اور صوبائی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے کہ مل جل کر کام کیا جائے۔ اور جب تک ٹیم کی روح نہ پیدا کی جائے اس وقت تک صحیح معنوں میں ترقی کی امید نہیں کی جا سکتی۔ حکومت کی پارلیمنٹری پارٹی کی چیف منسٹرز ہاؤس میں صدارت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سندھ میں یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ متحد ہو کر سارے پروگرام چلائے جائیں۔ جہاں تک سیاسی فضاء کا تعلق ہے اس میں بھی اس وقت خاصا سکون ہے اور اس کی وجہ سے ہم اپنے ہدف آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ سوشل ایکشن پروگرام جن کا تعلق سندھ سے ہے نہایت بہتر طریق پر آگے بڑھ

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبیب اللہ خان ۔ ایم ۔ ایس ۔ سی

ہماری عجیب وغریب فضا

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ ہماری زمین کے گرد ہوا کا ایک غلاف ہے جس میں بے شمار تغیرات ہوتے رہتے ہیں۔ کہیں ہوائیں چلتی ہیں، کہیں آندھیاں آتی ہیں، کہیں بارشیں ہوتی ہیں یا اولے برسنے لگتے ہیں، کبھی پھل پھول اور لہلہاتی کھیتیاں اپنی بہار دکھاتی ہیں۔ زمین کی سب حیاتی اور نباتی زندگی کی رونق اور بقاء کا انحصار ہوا پر ہے اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ خداوند رحیم وکریم کا ایک عظیم عطیہ ہے جس کا کما حقہٗ شکر ادا کرنا بھی کسی طرح ممکن نہیں۔ ایک حیوان پانی کے بغیر تو گھنٹوں زندہ رہ سکتا ہے لیکن ہوا ایسی ضرورت اور نعمت ہے جس کے بغیر وہ ایک سیکنڈ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اگر زمین کو ہوا کا یہ لباس نہ پہنایا جاتا تو زندگی اجیرن ہو جاتی۔ زمین کا وہ حصہ جو سورج کے بالمقابل ہوتا شدید گرمی سے جھلس جاتا اور ہر جاندار جل کر کوئلہ ہو جاتا۔ زمین پر عام درجۂ حرارت کسی طرح بھی ۱۰۰ درجہ سنٹی گریڈ (پانی کا درجہ کھولاؤ) سے کم نہ ہوتا۔ اور جو حصہ سورج کی براہ راست شعاعوں سے پرے ہوتا وہاں شدید سردی کے باعث خون بھی رگوں میں جم جاتا اور درجۂ حرارت صفر درجہ سنٹی گریڈ (پانی کا نقطہ انجماد) سے ۱۶۰ درجہ سنٹی گریڈ نیچے تک پہنچ جاتا۔ غرض ہماری ہوا ایک عجیب وغریب پردہ ہے جس سے شمسی توانائی چھن چھن کر ہم تک پہنچتی رہتی ہے۔ سورج غروب ہونے کے بعد جذب شدہ حرارت نہ تو زمین سے جدا ہوتی ہے نہ خلاء میں پھیل کر ضائع ہوتی ہے بس یوں سمجھئے کہ ہم زمین پر ایک بڑی تھرماس بوتل کے اندر رہ رہے ہیں جو حرارت کی ایک خاص مقدار کو اندر تو آنے دیتی ہے لیکن باہر نکلنے نہیں دیتی۔ یہ ایک پہلو ہے جس سے ہم قدرت کے اس عظیم عطیہ سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

سورج سے آنے والی شعاعوں میں کئی قسم کی لہریں ہوتی ہیں۔ بعض حرارت پیدا کرتی ہیں، بعض روشنی اور بعض دوسرے اثرات۔ ان شعاعوں میں سے ایک بڑا جزو ایسا ہوتا ہے جسے ہم بالائے بنفشی شعاعیں (الٹراوائلٹ ریز) کہتے ہیں۔ یہ ہمارے جسم کیلئے بہت نقصان دہ ہوتا ہے۔ اس سے جسم وچہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے کبھی یہ ضربۃ الشمس (سن سٹروک یا ہیٹ سٹروک) کا موجب ہوتا ہے۔ ہوا کی تہیں اس کے بیشتر حصہ کو خود بخود جذب کر لیتی ہیں اور ہم اس کے مضر اثرات سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ بالائے بنفشی شعاعوں کے علاوہ ایک اور قسم کی شعاعیں ہیں جو اوپر سے مسلسل آ رہی ہیں جنہیں کائناتی شعاعیں (کاسمک ریز) کہا جاتا ہے۔ یہ بھی ہمارے جسم کے لئے سخت مضر ہوتی ہیں یقینی طور سے یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ ان کا منبع کہاں ہے لیکن یہ یقینی امر ہے کہ ان کی یورش زمین پر چاروں طرف سے ہو رہی ہے۔ یہ شعاعیں درحقیقت مادے کے باریک ذرات ہیں جن میں ہائیڈروجن، ہیلیم اور دوسرے کیمیائی عناصر کے مرکزے (نکلیائی) موجود ہوتے ہیں۔ یہ نہایت تیز رفتاری کے ساتھ زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ ان کی توانائی ایٹم بم کے پھٹنے سے لاکھوں گنا زیادہ ہوتی ہے۔ خوش قسمتی سے یہ ہوا میں پائی جانے والی گیسوں کے ذرات سے مسلسل ٹکرا کر بہت حد تک ختم ہو جاتے ہیں اور ان کی توانائی منتشر ہو جاتی ہے۔ یہ ہوا کا غلاف ہی ہے جو ہمیں ان کے مضر اثرات سے بچاتا ہے۔

اسی پر بس نہیں۔ ایک اور شدید خطرہ ہے جس سے ہوا ہم کو بچاتی ہے اور وہ شہاب ثاقب یعنی ٹوٹنے والے ستاروں کی بارش ہے۔ یہ وہ سنگریزے ہیں جو سیاروں کی تخلیق کے وقت بطور بچے کھچے مادہ کے فضا میں بکھرے رہ گئے ہیں اور سورج کے گرد اسی طرح چکر لگاتے ہیں جس طرح دوسرے سیارے۔ ان میں سے اکثر جسامت میں ریت کے ذروں یا چنے کے برابر ہوتے ہیں لیکن بعض بڑے بھی ہوتے ہیں جن کا وزن کئی سیر یا کئی من ہوتا ہے۔ یہ سیاروں کے درمیان بڑی تیز رفتاری سے (۳۲ ہزار میل فی گھنٹہ سے لے کر پونے دو لاکھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے) سورج کے گرد گھومتے رہتے ہیں۔ اپنی گردش کے دوران جب یہ زمین کے قریب آجاتے ہیں تو وہ ان کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ جب یہ ہوا کے غلاف میں داخل ہوتے ہیں تو ان میں سے بیشتر رگڑ کی وجہ سے بھڑک اٹھتے اور جل کر راکھ ہو جاتے ہیں۔ زمین پر رہنے والے لوگوں کو ایسا لگتا ہے کہ کوئی تارہ ٹوٹا۔ اندازہ ہے کہ دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں اوسطاً دس کروڑ "تارے ٹوٹتے" ہیں۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا ان میں سے بیشتر ریت کے موٹے دانوں سے زیادہ بڑے نہیں ہوتے لیکن جب وہ لاکھوں میل کی رفتار سے حرکت کر رہے ہوں تو بے حد خطرہ کا موجب ہو سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نبی اُمّی صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آج سے پندرہ سو سال قبل یہ خبر دے دی تھی کہ ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا ہے جو انسان کو بہت سے خطرات سے بچاتی ہے۔

آپ کا خط ملا

محترم عبدالرشید اگبولا صاحب امیر جماعت احمدیہ نائیجیریا لکھتے ہیں:

مکرم مولوی مبشر احمد صاحب مورخہ ۱۷ دسمبر بروز جمعرات کانو سے سکوٹو دورہ پر جاتے ہوئے کار کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ تفصیلات کے مطابق مکرم مولوی مبشر احمد صاحب مکرم بشارت احمد صاحب اور تاج الدین صاحب احمدیہ کلینک مورخہ ۱۷ دسمبر جمعرات صبح ۸½ بجے کانو سے سکوٹو کے لئے سپیشل دعوت الی اللہ پروگرام پر روانہ ہوئے سہ پہر ۳ بجکر ۳۰ منٹ پر گوساؤ سے ۱۵ کلو میٹر آگے کار سڑک کے کنارے پتھر سے ٹکرا کر الٹ گئی۔ مکرم مولوی مبشر احمد صاحب موقعہ پر وفات پا گئے۔ جبکہ بشارت احمد کو بے ہوشی کی حالت میں قریبی جنرل ہسپتال میں لے جایا گیا جہاں وہ آدھ گھنٹہ کے بعد ہوش میں آ گئے جبکہ تاج الدین صاحب بالکل محفوظ رہے۔ ضروری کارروائی کے بعد دوسرے دن یعنی ۱۸ دسمبر جمعہ رات ۹½ بجے نعش کانو لائی گئی۔ غسل دینے کے بعد ہسپتال میں رکھوا دی گئی۔

مورخہ ۲۲ دسمبر دوپہر ۲-۳۰ بجے یہاں کانو میں جنازہ ادا کیا گیا۔ اس کے بعد سعودیہ ایئرلائن کے ذریعہ جنازہ پاکستان پہنچ رہا ہے۔ جنازہ کے ساتھ مکرم عثمان شاہد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور مکرم

باقی صفحہ ۶ پر

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

رہے ہیں عوام الناس کی شرکت سے ان کی رفتار پر بہت اچھا اثر پڑ رہا ہے۔

متحدہ عرب امارات سے ملک بدری

بھارت میں بابری مسجد کے انہدام کے بعد متحدہ عرب امارات میں پاکستانیوں اور دیگر ممالک سے آئے ہوئے مسلمانوں نے ہندوؤں کے ساتھ جو سلوک کیا اس کے نتیجہ میں متحدہ عرب امارات کی حکومت نے بہت سے مسلمانوں کو ملک بدر کر دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت تک پاکستان واپس آنے والوں کی تعداد ۱۶۰۰ سے زیادہ ہے لیکن سفیر پاکستان نے یہ بھی بتایا ہے کہ متحدہ عرب امارات کے نمائندوں سے گفت وشنید کے بعد کہا جا سکتا ہے کہ اس مسئلے کی وجہ سے دونوں ملکوں کے تعلقات خراب نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ جن جن لوگوں سے میں ملا ہوں انہوں نے مجھے یقین دہانی کرائی ہے کہ ان فساد کرنے والے لوگوں کی ملک بدری سے پاکستان اور متحدہ عرب امارات کے تعلقات پر اثر نہیں پڑے گا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آخر ان لوگوں نے جو کچھ کیا ہے وہ اپنی حکومت کے ایماء پر تو نہیں کیا۔ یہ ان کا اپنا ذاتی فعل تھا اور ان کے اس فعل کی بناء پر انہیں ملک بدر کر دیا گیا ہے۔ بہت سے لوگ جنہیں حراست میں لیا گیا تھا انہیں اب رہا کر دیا گیا ہے۔ جن لوگوں کو وہاں سے نکالا گیا ہے ان کے متعلق یہ بات واضح طور پر کہہ دی گئی ہے کہ انہوں نے ملکی قانون کی خلاف ورزی کی تھی۔ اور ان میں سے بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جن کے پاس متحدہ عرب امارات میں رہنے کا باقاعدہ اجازت نامہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی اور لوگوں کو بھی ملک بدر کیا جائیگا لیکن کہا جا سکتا ہے کہ رفتار پہلے سے کم ہو جائے گی۔

عطیہ خون

خدمت بھی عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ــــــ منیر ذوالفقار چوہدری

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب رائے ونڈی

خاکسار کے حقیقی تایا جان مکرم و محترم چوہدری بشیر احمد صاحب رائے ونڈی اپنے آبائی گاؤں پھجوانوالہ رائے ونڈ ضلع لاہور میں تقریباً رات ایک بجے کے قریب وفات پا گئے۔

محترم تایا جان نے بہت خاموش طبیعت پائی تھی۔ نہایت سادہ زندگی گذاری بہت ہی سادہ کپڑے پہنا کرتے تھے۔ اکثر وقت خاموش مطالعہ میں گذارتے۔ ہمارے خاندان کی زمینیں رائے ونڈ میں ہیں وفات سے چند روز قبل ربوہ سے رائے ونڈ اپنے بڑے بھائی چوہدری محمد علی صاحب شیدا کے ہاں قیام پذیر تھے کہ رات کو سوتے ہوئے اچانک ہارٹ اٹیک کا شدید حملہ ہوا جس سے فوری طور پر وفات واقع ہو گئی۔ جس کروٹ سوئے ہوئے تھے اسی جگہ پر پڑے رہے ایسی آرام دہ موت ہوئی کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ پڑی۔ کسی کو احساس نہ ہوا کہ یہ شخص خدا کے حضور حاضر ہو چکا ہے۔ جبکہ وہ رات کو سونے سے قبل دیر تک اپنے بھتیجے مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب سے باتیں کرتے رہے تھے۔ صبح جب کافی دیر تک وہ نہ اٹھے تو انہوں نے آواز دے کر کہا کہ چچا جان اٹھ جائیں۔ مگر وہاں کون تھا جو اٹھتا۔ کچھ دیر بعد دوبارہ ہلایا مگر وہاں تو صرف ڈیڈ باڈی تھی۔ مکرم برادرم مظفر احمد صاحب بھاگ کر باہر نکلے گھر کو اطلاع ہوئی۔ ڈاکٹر کو بلایا گیا مگر سب بے سود۔ وہ تو قریباً رات ایک بجے کے قریب اس جہان فانی سے کوچ کر چکے تھے۔ کسی کو سنبھالنے کا موقع نہ دیا۔ کسی سے کوئی بات نہ کر پائے اور اپنے خاندان کو سوگوار چھوڑ کر دوسرے جہان پہنچ گئے۔ اسی دن شام کو مربی صاحب سلسلہ رائے ونڈ محترم محمد یوسف صاحب سجاد نے جنازہ پڑھایا اور اپنے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

آپ نے ایک لمبا عرصہ جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ زندگی وقف کی ہوئی تھی۔ قادیان میں اور پھر ربوہ میں صدر انجمن احمدیہ کے دفتر خزانہ میں اپنی ریٹائرمنٹ تک کام کرتے رہے۔

آپ نے دو شادیاں کیں ایک بیوی سے دو بچوں کے بعد علیحدگی ہو گئی۔ اس کے بعد دوسری شادی کی جس سے ایک بیٹی ہے۔ اس وقت ان کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ خدا ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق نصیب ہو۔ اسی طرح سارے خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہو۔ ایک بات جو اگر نہ لکھوں تو یہ مضمون تشنہ رہتا ہے کہ ہمارے خاندان کے بزرگوں کی تربیت میں ہماری پیاری دادی جان کا بڑا ہاتھ ہے۔ وہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ ان کے لئے بھی احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ احباب سے ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

امۃ الصمد فریحہ

مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ

میری پیاری نانی جان ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی والدہ صاحبہ آپ کے بچپن میں وفات پا گئیں۔ آپ دو بہن بھائی تھے۔ آپ کے والد صاحب مولانا غلام رسول صاحب نے والدہ کی وفات کے بعد نہایت محبت اور شفقت سے آپ کی پرورش کی۔ اور دینی پہلو کو ہر لحاظ سے مدنظر رکھا۔ عام تعلیم اگرچہ پرائمری تک تھی لیکن آپ نہایت زیرک، معاملہ فہم سمجھدار اور نڈر تھیں۔ آپ کی انہی خصوصیات کی وجہ سے تمام اعزّہ و اقارب (غیر از جماعت بھی) اپنے ہر معاملہ میں آپ کے مشورہ کو اہمیت دیتے تھے۔

۱۹۳۶ء میں آپ کی شادی اپنے چچا زاد مکرم محمد سعید کلیم صاحب آف مونگ رسول سے ہوئی جو کہ ٹیچنگ کے پیشے سے وابستہ تھے۔ شادی کے بعد آپ کا بیشتر وقت گاؤں میں ہی گزرا البتہ کچھ عرصہ نانا جان کے ساتھ آپ کو بھی سری کوٹ اور ایبٹ آباد جانے کا اتفاق ہوا۔

آپ کے والد صاحب کی دینی تعلیم ہی کا اثر تھا کہ تمام زندگی میں دینی کام کرنے کا جذبہ موجزن تھا۔ مونگ کی جماعت کی صدر بھی رہیں۔ اور ربوہ آنے کے بعد حلقہ دارالعلوم غربی ربوہ کی سیکرٹری تحریک جدید بھی رہیں۔

گھر کا تمام کام ہمیشہ اپنے ہاتھوں سے کرنے کی عادت تھی۔

آپ کی ایک نمایاں خصوصیت مہمان نوازی تھی۔ ربوہ میں رہائش اختیار کرنے کے بعد اکثر عزیز جلسہ سالانہ و اجتماعات کے موقع پر آپ کے پاس رہائش اختیار کرنا پسند کرتے تھے اور آپ بھی ان کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتی تھیں۔ کئی عزیزوں کے بچوں کو اپنے پاس رکھ کر تعلیم دلوائی۔ اپنے بچوں اور دیگر اعزّہ کی خوشیوں پر بہت زیادہ خوش ہوتیں اور فوراً مٹھائی منگوا کر تقسیم کرتی تھیں نہ صرف خوشی بلکہ ہر کسی کے دکھ درد میں شامل ہونا بھی اپنا فرض سمجھتی تھیں اور گاؤں تک میں کسی کی وفات ہو جاتی تو جتنی بھی تکلیف اٹھا کر جانا پڑتا آپ جاتی تھیں۔

اسی طرح آپ کی ایک اور نمایاں صفت بہادری تھی۔ ہر قسم کے حالات اور خطرات کا مقابلہ بہادری سے کرتی تھیں۔ گاؤں میں بھی اور ربوہ میں بھی اکثر ہمارے گھر سے سانپ نکل آتے تھے۔ مگر آپ ان کو مار دیتی تھیں۔ اسی بہادری سے آپ اپنی بیماری کا بھی مقابلہ کیا۔ حالانکہ اپنی بیماری کے آخری دنوں میں آپ کو بڑی تکلیف تھی لیکن آپ نے بڑی خاموشی سے اس کو برداشت کیا۔

آپ کی زندگی میں قریباً تمام خواہشات پوری ہوئیں۔ ایک بڑی خواہش قادیان جانے کی تھی وہ بھی خدا کے فضل سے پوری ہوئی۔ آپ کے تین بچے ہیں۔ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں۔ سب خدا کے فضل سے خوشحال ہیں۔ آپ کی بڑی بیٹی نے آپ کے گھر کے ساتھ ہی گھر بنایا تاکہ زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں۔ بیماری کے آخری دنوں میں بیٹے کو بھی جرمنی سے بلوا لیا تھا۔ تینوں بچوں کو خدمت کی بہت توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سب خدمت کرنے والوں کو ان کا پھل اور میری پیاری نانی جان کو جنت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ہم کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

بقیہ صفحہ ۳

بنیاد ڈالی تھی (امامت اولیٰ) کے زمانہ میں آپ نے تمام جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت کے لئے حضرت امام جماعت الاول (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی رضا ظاہر فرماتا رہے) کی اجازت سے ایک ہفتہ وار اخبار جاری کیا جس کا نام الفضل ہے۔ اور وہ اس وقت جماعت احمدیہ کا قومی آرگن ہے۔ اور قادیان سے روزانہ شائع ہوتا ہے (یہ تحریر ۵، نومبر ۱۹۳۸ء کی ہے) پھر جماعت میں (دعوت الی اللہ) کی روح پھونکنے کے لئے اور رابطہ اخوت اور محبت قائم کرنے کے لئے آپ نے انصار اللہ کی جماعت قائم کی۔

بقیہ صفحہ ۵

اسماعیل ڈالسی صاحب انجینئر نائیجیریا جماعت کے نمائندہ کے طور پر آ رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے اس وفات یافتہ بھائی کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے ہم تمام احمدی اہل نائیجیریا ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

واقفین نو اور تحمل مزاجی

○ حضور نے فرمایا:

"ہمیں ایسے واقفین بچے چاہئیں جن کو شروع ہی سے اپنے غصّے کو ضبط کرنے کی عادت ہونی چاہیئے۔ جن کو اپنے سے کم علم کو حقارت سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ جن کو یہ حوصلہ ہو کہ وہ مخالفانہ بات سنیں اور تحمل کا ثبوت دیں جب ان سے کوئی بات پوچھی جائے تو تحمل کا ایک یہ بھی تقاضا ہے کہ ایک دم منہ سے کوئی بات نہ نکالیں۔ بلکہ کچھ غور کر کے جواب دیں۔ یہ ساری ایسی باتیں ہیں جو بچپن ہی سے طبیعتوں میں اور عادتوں میں رائج کرنی پڑتی ہیں۔ اگر بچپن سے یہ عادتیں پختہ نہ ہوں تو بڑے ہو کر بعض دفعہ ایک انسان علم کے ایک بہت بلند معیار پر پہنچنے کے باوجود بھی ان عام سادہ سادہ باتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریبِ شادی

مکرم عبدالستار قمر صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی ابن مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جھنگ کی شادی مؤرخہ ۹ رنومبر ۱۹۹۲ء کو محترمہ ڈاکٹر زاہدہ پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری صادق احمد صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ نواب شاہ کے ساتھ انجام پائی۔

بارات مورخہ ۹ رنومبر ۱۹۹۲ء کو محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی زیرِ قیادت کراچی سے نواب شاہ پہنچی۔ بارات میں دیگر بزرگوں کے علاوہ محترم شیخ محمود احمد صاحب بشیر امیر جماعت احمدیہ جھنگ نے بھی شرکت فرمائی۔ اسی روز مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے مبلغ ۴۰ ہزار روپیہ حق مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا۔ مورخہ ۱۳ رنومبر ۱۹۹۲ء کو مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب کی طرف سے جھنگ صدر میں وسیع پیمانہ پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ اور محترم [illegible] مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے علاوہ کثیر احباب شریک ہوئے نیز محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ نے دعوتِ ولیمہ کے اختتام پر رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

ولادت

مکرم سلطان احمد شیخ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۹۲ء کو اپنے فضل سے دوسری بیٹی عطا ہے۔ نومولودہ کا نام "فائقہ فردوس" رکھا گیا ہے۔ نومولودہ شیخ محمود احمد سعید صاحب فاضل واقف زندگی کی پوتی اور مکرم ظفر احمد صاحب کی نواسی ہے۔

درخواستِ دعا

○ محترمہ مسرت بٹ صاحبہ بیمار ہیں اور فیصل آباد ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

○ مکرم میاں روشن دین صاحب آف سمندری نے آنکھوں کا آپریشن کروایا ہے اور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج ہیں۔

○ مکرم ناصر جاوید خان صاحب ابن مکرم ملک صفدر علی صاحب اسٹیٹ لائف کارپوریشن آف کراچی ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم مبشر احمد انور صاحب کینیڈا کے بیٹے دھنیال احمد کی ٹانگ کا فریکچر ہو گیا ہے۔ عزیزم کی عمر اڑھائی سال ہے۔ احبابِ جماعت سے اس ننھے منے بچے کی شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

مکرم خواجہ عبدالشکور صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کے والد محترم خواجہ عبدالغفور صاحب ابن مکرم خواجہ محمد عبداللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۲ء کی صبح چار بجے بعمر ۷۳ برس بعارضہ قلب وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے۔ اسی روز بعد عصر بیت المہدی گولبازار میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم وسیم احمد سروعہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کا بھانجا شیراز احمد عمر اڑھائی ماہ کنتھووالی سیالکوٹ میں نمونیہ بخار کی وجہ سے ۲۶ رنومبر کو وفات پا گیا۔

بچے کی والدہ اور لواحقین کے صبرِ جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان گمشدگی

○ مورخہ ۲۵ دسمبر ۹۲ء کو قریباً گیارہ بجے صبح دارالصدر شمالی ربوہ سے لائن کراس کر کے منڈی رحمت بازار جاتے ہوئے راستہ میں ایک زنانہ پرس گم ہو گیا ہے۔ پرس میں ایک سونے کی بالی اور ایک سو روپیہ نقد تھا۔ جن صاحب کو ملے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

نور احمد عابد، ۸/۶ شوکت منزل دارالصدر شمالی ربوہ

مستقل معلمین کی کلاس

○ ایسے نوجوان جو میٹرک پاس ہوں۔ اور خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اور بطور معلم وقفِ جدید خدمت کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں مع درج ذیل کوائف مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق سے دفتر وقفِ جدید کو ۱۰ جنوری ۹۳ء تک ارسال فرمائیں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ عمر۔ تاریخ بیعت۔ تعلیم دینی تعلیم۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

اعلان دارالقضاء

(چوہدری صادق علی صاحب بابت ترکہ چوہدری رحمت علی صاحب)

مکرم چوہدری صادق علی صاحب مکان نمبر ۲۷ ناصر آباد کالونی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم چوہدری رحمت علی صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی امانت تحریک جدید نمبر ۱۲۴ ـ ۷ میں جمع شدہ رقم مبلغ ۲۸۵۰/- روپے بحصہ شرعی ورثاء میں تقسیم کر کے مجھے ادا کر دی جائے تاکہ خاکسار اپنی اور دیگر ورثاء کی امانتوں میں جمع کروا سکے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

۱۔ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب (بیٹا)
۲۔ " چوہدری صادق علی صاحب (")
۳۔ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۴۔ " حمیدہ بیگم صاحبہ (")

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ ترکہ مکرم ملک سلطان احمد صاحب)

مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ حلقہ برکت مکان نمبر ۱۵/۴۲ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم ملک سلطان احمد صاحب ولد شاہ محمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ پلاٹ نمبر ۱۵/۴۲ محلہ دارالعلوم شرقی حلقہ برکت ان کے نام ہے۔ یہ پلاٹ میرے بیٹوں کے نام منتقل کر دیا جائے۔

ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم ملک ناصر احمد صاحب (بیٹا)
۳۔ " ملک ریاض احمد صاحب (")
۴۔ " ملک ممتاز احمد صاحب (")
۵۔ " ملک نواز احمد صاحب (")
۶۔ " ملک ارشاد احمد صاحب (")

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اس انتقال پر کسی وارث یا غیر وارث کو اگر کوئی اعتراض ہو تو عرصہ ۳۰ یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

بعض احباب کی درخواست پر اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم مبشر لطیف احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کے علاوہ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ نے مکرم ڈاکٹر مظفر حفیظ احمد صاحب مکرم لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ مدثر سعید احمد صاحب، مکرم سہیل کوثر صاحب انجینئر، مکرم ساجد نعیم صاحب منیجر ایم۔ سی۔ بی میاں چنوں اور مکرم خالد ندیم صاحب افسر حبیب بینک اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

رضاکار معلمین کی کلاس

○ وقف جدید کے تحت ۱۵ جنوری ۹۳ء کو رضاکار معلمین کی کلاس شروع ہو رہی ہے۔ ایسی جماعتیں جہاں تعلیم و تربیت کا انتظام نہیں ہے وہ ایسے افراد جو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں کو مرکز سلسلہ بھجوائیں۔ جو یہاں تین ماہ تعلیم و تربیت حاصل کر کے واپس جا کر جماعتی تعلیم و تربیت کی ضرورت پوری کر سکیں۔ وہ اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق سے بھجوائیں اور موسم کے مطابق بستر اور قرآن مجید اور کاپی اپنے ہمراہ لاویں۔ قیام طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

بقیہ ص۱

جو آپ کی گردن میں ٹانگیں پھنسا لے گا اور پھر اس کی گردن نہیں چھوڑے گا۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۶ دسمبر ۱۹۸۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۴؍ جنوری ہلکے بادل چھائے ہوئے ہیں کسی وقت ٹھنڈی ہوا چلتی ہے اس لئے سردی کسی قدر بڑھ گئی ہے

○ افغانستان میں قومی نمائندوں کی اسمبلی نے فیصلہ کیا ہے کہ پارلیمنٹ کا قیام ہونا چاہیئے۔ افغانستان میں باقاعدہ فوج ہونی چاہیئے۔ اور ٹیلی ویژن اور ریڈیو کو سرکاری طور پر احکام جاری کر دیئے گئے ہیں کر دہ اسلامی اصولوں کے مطابق اپنے پروگرام تیار کریں۔ یہ بات سرکاری کابل ریڈیو نے بتائی۔

○ بنگلہ دیش میں ہزاروں مسلمانوں نے ایودھیا کی طرف ہفتہ کے روز لانگ مارچ شروع کر دیا۔ اس لانگ مارچ کا مقصد یہ ہے کہ جس جگہ بابری مسجد گرائی گئی ہے وہیں اسے دوبارہ فوری طور پر تعمیر کیا جائے۔ تقریباً ۲۰ ہزار افراد جنہوں نے سفید ٹوپیاں پہنی ہوئی تھیں۔ وقت مقررہ پر بارڈر کراس کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔

○ ہفتہ کے روز بوسنیا کے مسلم کروٹ اور سرب رہنماؤں نے پہلی دفعہ بالمشافہ ایک دوسرے سے گفتگو شروع کی۔ تاکہ آج سے نو ماہ قبل سابق یوگوسلاویہ ریپبلک میں جو لڑائی شروع ہوئی تھی اسے بند کیا جا سکے۔

○ بتایا گیا ہے کہ سندھ میں اب حالات بہتر ہیں اور مارچ میں فوج وہاں سے تدریجاً واپس آنا شروع ہو جائے گی۔

○ کہا جاتا ہے کہ لبنانی فوج نے ان ۴۱۵ فلسطینیوں کے گرد گھیرا تنگ کر دیا ہے جنہیں اسرائیل نے ملک بدر کیا ہوا ہے۔ اور جو لبنان کی سرحدوں پر برفانی فضا میں بیٹھے ہوئے ہیں یہ بات خاص طور پر اس وقت سامنے آئی۔ جب ان کے دس افراد اس بات کا بے قراری سے انتظار کر رہے تھے کہ اسرائیل ریڈ کراس کو انہیں واپس لے جانے کی اجازت دے۔

○ صومالیہ میں اقوام متحدہ کی طرف سے خورد و نوش پہنچانے کے لئے جن حفاظتی اقدامات کی ضرورت ہے ان کے پیش نظر دیگر ممالک کی افواج کے علاوہ ۵۰۰۔ پاکستانی فوجی پہلے ہی وہاں متعین ہیں۔ اور اب جبکہ مزید فوجیوں کی ضرورت ہے اقوام متحدہ کی اپیل پر پاکستان نے مزید فوجی وہاں بھیج دیئے ہیں۔ یہ فوجی ہلکے ہتھیاروں کے ساتھ لیس ہوں گے۔ اور اسی طرح انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کا بھی بہتر انتظام ہوگا۔

○ گورنمنٹ کالج کے جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ آزادی کے معنے بے لگامی کے نہیں اور یہ کہ یہی بات قائداعظم نے بھی کہی تھی۔ انگریزوں سے محاذ آرائی وقت کی ضرورت تھی۔ اب یہ رویہ ترک کر دینا چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر امتحانات میں نقل نہیں رک سکتی تو امتحانات منعقد کرنے کے ذمہ دار اداروں کو بند کر دینا چاہیئے۔

○ سیمنٹ کی قیمت میں حکومت نے ایک ہزار اور نجی شعبہ نے دو ہزار روپے فی ٹرک اضافہ کر دیا ہے اور ان نرخوں کا اطلاق یکم جنوری سے شروع ہو گیا ہے کہا جاتا ہے کہ نجی شعبہ میں چھ ماہ میں تیسری مرتبہ نرخ بڑھائے گئے ہیں۔

○ پنجاب کے سات بڑے شہروں میں خواتین یونیورسٹی کے کیمپس بنائے جائیں گے۔ مین کیمپس مسلم ٹاؤن لاہور میں ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ یونیورسٹی ۱۹۹۴ء کے شروع میں باقاعدہ کام شروع کر دے گی۔

○ ذمہ دار ذرائع کے مطابق فوج بیرکوں میں واپس جانا چاہتی ہے۔ سٹینڈرڈ آپریشنل پروگرام کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ فوجی حکام کا یہ موقف ہے کہ سندھ میں فوج نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔ تاہم سندھ حکومت اصلاحات کو نافذ کرنے پر فوج کا تعاون چاہتی ہے۔

○ ڈائریکٹر جنرل امیگریشن اور پاسپورٹ نے حکم دیا ہے کہ پاسپورٹ ویزا اور انڈورسمنٹ فیس کے ساتھ ایک روپیہ ملازمین کے ویلفیئر کے لئے جمع کرانا ہوگا۔

○ کہا جاتا ہے کہ سیالکوٹ میں ایک بھارتی باشندہ پاکستانی شناختی کارڈ حاصل کر کے ایک مذہبی تنظیم کا رکن بنا ہوا تھا۔ اور وہ دراصل بھارتی جاسوس تھا۔

○ متحدہ عرب امارات کے سفیر نے کہا ہے کہ ان کی ریاستوں نے سارے پاکستانیوں کو نہیں بلکہ صرف ان کو بے دخل کیا گیا ہے جنہوں نے وہاں بابری مسجد کے انہدام کے بعد عمارتیں جلائی ہیں۔

○ پاکستان نے بھارت سے کہا تھا کہ وہ اپنے سفارتی عملے کو پاکستان میں کم کرے لیکن بھارت نے یہ بات نہ مانی۔ اب پاکستان نے کہا ہے کہ اگر بھارت نے ۳۱؍ جنوری تک کراچی میں متعین سفارتی عملہ ۶۲ سے کم کر کے ۲۰ نہ کیا تو بین الاقوامی قانون کے مطابق عمل درآمد کرایا جائے گا۔ مزید کہا گیا ہے کہ مہاجروں کو ویزوں کے اجراء سے متعلق بھارت کا مؤقف پاکستان کے داخلی معاملات میں مداخلت ہے۔

○ جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ ملک کے غریب اور غیور عوام کو اولاد کے سہارے سے محروم کرنے کی سازش کی جا رہی ہے اور کہ حکومت نے خاندانی منصوبہ بندی کے نام پر اودھم مچا رکھا ہے۔

○ تحریک استقلال کے سربراہ اصغر خان نے کہا ہے کہ پاکستان جس خوفناک صورتحال سے دوچار ہونے والا ہے اس کا تصور کر کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر حکومت کچھ اور عرصہ برقرار رہی تو نقصانات کی تلافی مشکل ہو جائے گی۔

○ چیکو سلواکیہ جسے عام طور پر لوگ ایک ہی ملک سمجھتے تھے دراصل چیک اور سلواک کا اتحاد تھا اب یہ دونوں الگ الگ ہو گئے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ امریکہ نے ان دونوں ملکوں کو الگ الگ تسلیم کر لیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے سلمان تاثیر اور خالد کھرل کی درخواست ضمانت نامنظور کر دی گئی ہے کہا گیا ہے کہ ضمانت کے لئے درخواست میں کوئی نئی وجہ نہیں لکھی گئی۔ سلمان تاثیر کو بیماری کی وجہ سے جیل سے عدالت نہ لایا جا سکا۔ ان دونوں پر ایک جلوس میں شامل لوگوں کو پنجاب اسمبلی کو آگ لگانے پر اکسانے اور صدر اور وزیراعظم کے خلاف نعرہ بازی کرنے کا الزام ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ ۱۹۹۲ء میں ایرانی سرحد پر کئی پاکستانی سمگلر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ۶۳ پاکستانیوں کو منشیات کی سمگلنگ کے جرم میں گرفتار کیا گیا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سمگلروں کے پاس اعلیٰ درجے کے ہتھیار تھے

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدرٹنکچرز۔ پوٹینسیاں، اور بایو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۷۷۱، ۶۰۶

پتہ

جبوب مفید اٹھرا — ۱۵ گرام ۱۶/- ، ۶۰ گرام ۴۸/-

اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) ۱۵۰/- روپے

زدجام عشق خاص ۴۸۰/- روپے

روشن کاجل ۵/- روپے

تریاقِ معدہ ۱۰/- روپے ، ۲۰/- روپے

NASIR ناصر

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ